آنے پر قرآن ،حدیث اور سیرت کی کتابوں کے حوالے دیے ہیں ۔انہیں بشارتوں پر اس قابل قدر کتاب کا اختتام ہوتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ زیر نظر کتاب نہایت محنت سے مرتب کی گئی ہے۔اس میں مؤلف نے کوشش کی ہے کہ سیرت کی کتابوں میں جہاں جہاں بشاراتِ نبوی سے متعلق گفتگو ہے انہیں ایک سلسلہ میں مرتب کر دیا جائے ۔اس کے متن میں مؤلف کا اپنا مواد تو بہت کم ہے،لیکن ان کے اضافات دراصل وہ بیش قیمت حواشی ہیں جو آخر میں ملحق ہیں ۔ان حواشی میں شخصیات، تاریخ، جغرافیہ اور بعض علمی اختلافات پر نہایت تفصیل سے گفتگو کی گئی ہے، جو خود ایک تحقیق کا درجہ رکھتی ہے ۔ ڈاکٹر مقصود احمد الہ آباد یونیورسٹی کے طالب علم رہے ہیں اور اس وقت بڑودہ یونیورسٹی میں پروفیسر اور شعبہ عربی وفارسی واردو کے صدر ہیں۔

مؤلف نے صفحہ ۱۴ پر ایک صحابی کا نام 'مخریق' لکھا ہے، جب کہ احادیث میں ان کا نام 'مـخیریق' آتا ہے۔صفحہ ۸۱ پر ڈوزی کو فرنچ محقق لکھا گیا ہے، حالانکہ یہ ڈچ تھا اور ہالینڈ سے تعلق رکھتا تھا۔مؤلف نے غالباً خوش عقیدگی کے تحت بہت سی جگہوں پر حضور ﷺ کو 'حضور پر نور' لکھا ہے۔حدیث اول ما خلق الله نوری محدثین کے نزدیک پایۂ اعتبار سے ساقط ہے۔ قرآن میں آپؐ کے لیے جو لفظ 'نور' (المائدۃ:۱۵) استعمال ہوا ہے اس سے مراد 'نور ہدایت' ہے، حضور ﷺ کا نوری مخلوق ہونا نہیں ہے، جیسا کہ اکثر خوش عقیدہ لوگوں کی دلیل ہے۔

(محمود حسن الہ آبادی)

## کتابِ الٰہی کے پانچ مطالبات ڈاکٹر فضل الرحمٰن

ناشر: حکمتِ قرآن انسٹی ٹیوٹ ، کراچی، ۲۰۱۲ء، صفحات: ۱۲۵، قیمت درج نہیں۔

مسلمانوں کی عظمت وعزت قرآن کریم سے وابستہ ہے۔ جب تک ان کا رشتہ اس سے استوار رہا وہ دنیا کے امام بنے رہے اور دیگر قومیں ان کے سامنے سرنگوں رہیں، لیکن جب ان کا رشتہ اس سے کم زور ہوا اور اس سے ان کا تعلق برائے نام باقی رہ گیا تو ان کی ہوا اکھڑ گئی، دیگر قومیں ان پر شیر ہو گئیں اور وہ زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ گئے۔ کہنے کو تو وہ قرآن کو اللہ کی

کتاب مانتے اوراس پر ایمان کا دم بھرتے ہیں، لیکن حقیقت میں اس کی حیثیت 'کتاب مہجور' کی ہوکر رہ گئی ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں واضح کیا گیا ہے کہ قرآن کریم پر ایمان لانے کے کیا تقاضے ہیں؟ اور وہ اپنے ماننے والوں سے کیا مطالبات کرتا ہے؟

اس کتاب کے مصنف ڈاکٹر فضل الرحمٰن گنّوری علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی میں شعبۂ دینیات (سنّی) میں پروفیسر و چیرمین اور دینیات فیکلٹی کے ڈین رہ چکے ہیں۔ اس کے بعد انھوں نے سعودی عرب کی یونیورسٹیوں جامعۃ الملک عبدالعزیز جدہ اور جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ ریاض اور بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی کوالالمپور ملیشیا میں تدریسی خدمات انجام دی ہیں۔ آخر میں سرسید یونی ورسٹی آف انجینیرنگ اینڈ ٹکنالوجی کراچی میں اسلامیات کے پروفیسر رہے ہیں۔ ان کی تصنیف 'زمخشری کی تفسیر الکشاف: ایک تحلیلی جائزہ' کو، جو مسلم یونی ورسٹی کے پبلی کیشن ڈویژن سے شائع ہوئی تھی، علمی حلقوں میں کافی مقبولیت حاصل ہوئی تھی۔ زیرِ نظر کتاب اصلاً ایک مقالہ ہے، جو ۱۹۷۴ء میں مولانا تقی امینی مرحوم ناظم دینیات مسلم یونی ورسٹی کے پندرہ روزہ جریدہ 'احتساب' کی کئی قسطوں میں شائع ہوا تھا، پھر ماہ نامہ 'تہذیب' کراچی میں، جو مسلم یونی ورسٹی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کراچی کا ترجمان ہے، اس کی دوبارہ اشاعت ہوئی۔ اب بعض اضافوں کے ساتھ اسے کتابی صورت میں طبع کیا گیا ہے۔

فاضل مصنف کے الفاظ میں اس کتاب کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کریم انسانوں سے پانچ مطالبات کرتا ہے۔ اول: ایمان، یعنی اسے آخری صحیفۂ الٰہی کے بہ طور دل سے تسلیم کریں۔ دوم: تلاوت، یعنی اسے پڑھنا اپنی زندگی کے معمولات میں شامل کرلیں۔ سوم: تدبر وفہم، یعنی قرآن کا غور وفکر کے ساتھ مطالعہ کریں اور یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ اللہ کی یہ کتاب انسانی زندگی میں کن انفرادی و اجتماعی تبدیلیوں کی دعوت دیتی ہے۔ چہارم: عمل، یعنی اپنی اعتقادی اور عملی زندگی کو قرآن کے فراہم کردہ سانچے میں ڈھالیں اور ہر معاملے میں اسے اپنا رہبر و راہ نما بنائیں۔ پنجم: اشاعت وتبلیغ، یعنی قرآن کا علم حاصل کرنے کے بعد جہاں تک ان کی صلاحیت وقوت اور حالات اجازت دیں، اس کی تعلیمات کو عام کریں، دوسروں تک پہنچائیں، دنیائے انسانیت کو ان تعلیمات کی برکتوں سے آشنا کریں اور انھیں اس راہ پر چلنے